E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A.

Paper : **Tareekh-e-Hind (Ahd-e-Ateeq-1526)**

Module Name/Title : **History & Its Relationship with Other Disciplines**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM/ Dr. Parvaiz Ahmed
PRESENTATION	Dr. Parvaiz Ahmed
PRODUCER	Md. Aamir Badr

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 2 تاریخ کی اہمیت اور دوسرے سماجی علوم سے اس کا تعلق

ساخت

2.0 مقاصد

2.1 تمہید

2.2 سماجی علوم۔طریقہ کار۔طبعیات' حیاتیات اور ارضیات کا اثر

2.3 سماجی علوم میں سلسلہ مدارج

2.4 تاریخ کے مطالعہ کی اہمیت

2.5 تاریخ اور دوسرے سماجی علوم

2.6 سائنٹفک تاریخ

2.7 روایتی تاریخ

2.8 سماجی علوم میں مختلف طریقوں کا استعمال

2.9 تاریخ پر دوسرے سماجی علوم کا اثر

2.10 سماجی تاریخ پر عمرانیات، علم الانسان (انسانیات) اور نفسیات کا اثر

2.11 معاشی تاریخ پر مختلف اثرات

2.12 میکس ویبر اور کارل مارکس کا اثر

2.13 بین شعبہ جاتی رویہ کو اپنانے کی ضرورت

2.14 خلاصہ

2.15 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

2.16 نمونہ امتحانی سوالات

2.17 سفارش کردہ کتابیں

2.0 مقاصد

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- تاریخ کے مطالعہ کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- تاریخ اور دوسرے سماجی علوم کے تعلق کو سمجھ سکیں گے۔

2.1 تمہید

اس اکائی میں تاریخ کے سائنٹفک مطالعہ کے تصور کو متعارف کیا گیا ہے۔ اس میں تاریخ کے مطالعہ کی اہمیت کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ کا دوسرے علوم سے کیا رشتہ ہے۔ اس پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

2.2 سماجی علوم کے طریقے، طبعیات، حیاتیات اور ارضیات کا اثر

انیسویں صدی میں سماجی علوم اور تاریخ کے تصور کی تشکیل کی گئی۔ بنیادی مقصد اس طریقہ کار کو استعمال کرنا تھا۔ جس کے ذریعہ سے سائنس نے قدرتی دنیا کا مطالعہ کیا تھا۔ اور ایسے طریقہ کو انسانی معاملات کے مطالعہ کے لیے استعمال کرنا مقصود تھا۔ اس خیال کی وضاحت کے لیے ہم سائنس اور سماجی علوم کی تعریف کریں گے۔ سماجی علوم کی انسیکلوپیڈیا میں سائنس کی تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے "عام طور پر اس کا اطلاق علم کے کسی شعبہ یا علم کی ایک باقاعدہ شاخ خاص طور پر ان مضامین پر جن کے اصول عالمی طور پر قبول کیے گئے ہوں یا کمال کے درجہ تک پہونچ چکے ہوں کیا جاتا ہے مثال کے طور پر طبعی علوم۔ "سماجی علوم کی ثقافتی اور ذہنی سائنس کی حیثیت سے تعریف کی گئی ہے۔ جو ایک گروہ کے رکن کی حیثیت سے فرد کی سرگرمیوں سے بحث کرتے ہیں۔ معاشیات، سیاسیات، تاریخ، نفسیات، عمرانیات اور انسانیات کو سائنس سمجھا گیا۔ لیکن وہ طبعی علوم کی طرح جچے تلے نہیں ہیں۔ طبعی علوم بالکل درست ہوتے ہیں۔ کیوں کہ وہ ان اشیاء کو برتتے ہیں جن کی ٹھیک طور پر پیمائش کی جاسکتی ہے۔ سماجی علوم انسانوں کے برتاؤ کا احاطہ کرتے ہیں۔ انسان ٹھوس مادہ کے برعکس آزادانہ قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جاسکتی کہ تمام لوگ یکساں حالات میں یکساں سلوک کریں گے۔ تاہم، سائنس کی ایک عام تعریف یہ ہے کہ وہ عملی امور کے لیے نظری اساس فراہم کرتی ہے۔ یہاں سماجی علوم بھی اپنی تکنیک کو فروغ دے سکتے ہیں۔ ہر سائنس کا مقصد علم میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ لیکن صرف حقائق کو جمع کرنا سائنس نہیں کہلاسکتا۔ بلکہ سائنٹفک طریقہ کار سے یہ طے کیا جاتا ہے کہ آیا قابل مشاہدہ حقیقت سائنس کے لیے ممکنہ حقیقت ہوسکتی ہے یا نہیں۔ حقائق کو منظم کرنے میں کامیاب ہونا اور ان کو ایسی ترتیب کے ساتھ مرتب کرنا کہ وہ ایک نظام کہلائے اسی وقت ممکن ہے جب طریقہ ایک منظم فکر پر مبنی ہوتا ہے۔ سماجی علوم کے طریقوں پر ابتداء میں طبعیات کا اثر مرتب ہوا۔ نیوٹن کے کلیات مروج ہوگئے۔ قدرتی دنیا کی طرح سماج کو بھی ایک نظام خیال کیا گیا۔ اس طرز فکر کے نتیجہ میں ہربرٹ اسپنسر (Herbert Spencer) نے 1851ء میں اپنی مشہور کتاب سماجی اعداد و شمار شائع کی۔

تاہم چارلس ڈارون نے سماجی علوم میں فکر کو انقلاب انگیز کردیا اور حیاتیات کے طریقوں کی تقلید شروع ہوئی۔ ارضیات کی سائنس میں تحقیق ہوئی تو تاریخ سائنس کے دامن میں آگئی۔ سائنس میں ارتقا کے نظریہ کے فروغ پانے کی وجہ سے انسانی امور بالخصوص تاریخ میں ترقی کے نئے امکانات پیدا ہوگئے۔ ماہرین معاشیات نے پہلی دفعہ اپنے مضامین کے سائنسی مرتبہ کی اہمیت کو جتلانے کے لیے ارتقا کے قوانین کا استعمال کیا۔ آدم اسمتھ نے مارکٹ کے قوانین کو پیش کیا۔ مالتھس نے آبادی کے نظریہ کو پیش کیا۔ کارل مارکس نے جدید سماج کی حرکت کے معاشی قوانین وضع کیے۔

2.3 سماجی علوم میں سلسلۂ مدارج

وقت کے ساتھ مختلف مضامین میں ایک قسم کا سلسلہ مدارج فروغ پایا۔ ان شعبوں کو سماجی علوم سے موسوم کیا گیا۔ ابتداء میں یونانی لوگوں نے چند شعبوں کا باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کیا۔ ان کے لیے مطالعہ کا سب سے زیادہ اہم پہلو سیاست تھا۔ چونکہ یہ پہلو ریاست کے مطالعہ کے اطراف گھومتا ہے۔ اس لیے ریاست یونانیوں کے لیے سب اعلیٰ خود اختیار والا ادارہ تھا۔ بہر حال سماجی سائنس میں سب سے پہلے سیاسیات کا مطالعہ کیا گیا۔ یونانیوں کے لیے معاشیات کا درجہ کم تھا۔ کیوں کہ معاشیات صرف دولت کے حصول سے تعلق رکھتی ہے۔ تاہم سولھویں صدی کے بعد جدید معاشیات کی ترقی کی وجہ سے معاشیات کو پہلی سماجی سائنس کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا۔ عمر کے اعتبار سے تاریخ کا تیسرا مقام ہے۔ یونانیوں کے لیے تاریخ انسانی علوم کا ایک حصہ تھی۔ لیکن حالیہ عرصہ میں سائنٹفک طریقہ کار کی سختی کے ساتھ عمل آوری کی وجہ سے تاریخ سماجی علوم کے دائرہ میں آگئی۔ انسانیات، عمرانیات نسبتاً نئے سماجی علوم ہیں۔ انسانیات کا علم تاریخ اور ماقبل تاریخ بتدائی انسان کا مطالعہ ہے اس کا عروج طبعی سائنس جیسے ارضیات کے عروج کے بعد ممکن ہوسکا۔ تمام سماجی علوم میں عمرانیات ایک جامع شعبہ ہے۔ مختصراً یہ ایک بہترین سماجی سائنس ہے۔ عمرانیات میں ان رشتوں کی گہرائی کے ساتھ چھان بین کی جاتی ہے جو انسانی ربط ضبط سے متعلق ہیں۔ اس کی جامعیت کی وجہ سے یہ سماجی علوم میں سب سے زیادہ مشکل سماجی علم ہے۔ سماج کے بارے میں وسیع عمومیت کا تصور عمرانی نظریہ کا مرکز ہوتا ہے۔

2.4 تاریخ کے مطالعہ کی اہمیت

سماجی علوم کے بارے میں اوپر خاکہ کھینچنے کے بعد اب ہم تاریخ کے مسائل بیان کریں گے جو سماجی سائنس داں کے لیے دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی اس سے تاریخ کے مطالعہ کی اہمیت بھی اجاگر ہوگی۔ یہ خیال کرنا بالکل غلط ہے کہ تاریخ کے صرف سماجی اور معاشی پہلو ہی سماجی سائنس داں سے تعلق رکھتے ہیں یہ خیال ایک عام احساس کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ وہ یہ کہ تاریخی تحقیق کے یہ حصے حالیہ دور کی پیداوار ہیں۔ اور یہی حصے سماجی سائنس سے تعلق رکھتے ہیں۔ درحقیقت، سماجی سائنس داں تاریخ مطالعہ کے کسی ایک مخصوص پہلو سے سروکار نہیں رکھتا بلکہ وہ ایک خاص طریقہ کار کے ساتھ تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے۔ وہ مورخ جو سماجی سائنس داں کے نعروں اور تکنیکوں سے واقف ہوتا ہے وہ ماہر عمرانیات، انسانیات، سیاسیات، معاشیات وغیرہ کو ثبوت فراہم کرنے کے قابل ہوگا۔ اس سلسلہ میں وہ دوسرے سماجی علوم کے شعبوں کی سائنٹفک روح کو جذب کرسکتا ہے۔ اور انھیں ایک متوازی نمونہ فراہم کرسکتا ہے۔

مورخین اور سماجی سائنس داں بہت سے مشترکہ موضوعات اور مسائل کا جائزہ لیتے ہیں۔ ان کا آخری مقصد سماج کا سائنٹفک مطالعہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ سماجی علوم میں نظریات کی تشکیل تاریخی عوامل سے ہوتی ہے۔ اس بات کو عام طور پر دانشور تسلیم کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سماجی تاریخ کا سوال اور اس کا برتاؤ بہت سے مرحلوں پر سماجی سائنس کی ترقی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

2.5 تاریخ اور دوسرے سماجی علوم

ذیل میں تحقیق کی دو قسمیں دی جارہی ہیں جو تاریخ اور دوسرے سماجی علوم کے تعلق کو سمجھنے کے لیے نہایت اہم بن چکی ہیں۔ یہ کہنا غیر ضروری نہیں ہے کہ یہ تمام قسمیں سماج کے مطالعہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

(الف) سب سے زیادہ بنیادی اور اہم نکتہ یہ ہے کہ سماجی علوم کے تمام کام تاریخی اور بیانیہ پہلو رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، سیاسیات، اور معاشیات کی تحقیق میں کسی ادارہ کی تاریخ کا مطالعہ نہیں کیا جاتا۔ لیکن متعلقہ موضوع کے آغاز میں ایک طویل یا مختصر تاریخ بیان کی جاسکتی ہے۔

(ب) اہمیت کے اعتبار سے دوسرے درجے پر سماجی ساخت پر لکھی گئی وہ تاریخ تحریریں ہیں جو سماجی علوم میں سماجی انسانیت کے موضوع سے گہرا رشتہ رکھتی ہیں۔ یہ تحریریں دو قسم کی ہوسکتی ہیں۔ ایک وہ جو مخصوص سماج کے جائزہ سے تعلق رکھتی ہیں یا ایک خاص وقت میں واقع ہونے والی سماجی تبدیلی کے مطالعہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ روایتی مورخین تحقیق کے اس میدان کو سماجی تاریخ سے موسوم کرتے ہیں لیکن جب ایک سماجی سائنس داں تحقیق کو شروع کرتا ہے۔ خواہ وہ مورخ ہو یا ایک سماجی ماہر انسانیات اس کی تحقیق میں اعداد و شمار جمع کیے جاتے ہیں اور سماجی علوم کے طریقوں اور ٹکنیک کے مطابق ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(ج) تیسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ جب تاریخی تحریر ایک مخصوص سماجی سائنس کی تحقیق کے دائرہ میں داخل ہوتی ہے۔ تو ایسی صورت میں مورخ کو اس مخصوص سماجی سائنس کے طریقہ کار کو استعمال کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر، معاشی تاریخ کی صورت میں قابلیت کے طریقہ کار اور ریاضیاتی تجزیہ کو استعمال کرنا چاہیے۔ ہم اس نکتہ سے بعد میں اس اکائی میں بحث کریں گے۔

جس سے ہم تاریخ کے روایتی طرز اور سائنٹفک تاریخ میں امتیاز محسوس کرسکتے ہیں۔ وہ اب تک صاف نہیں ہوا ہے یا اسے عالمی طور پر تسلیم نہیں کیاگیا ہے۔ لیکن یہ بات اہم ہے کہ سماجی علوم کا ان مورخین سے بہترین تعلق رہتا ہے جو سائنٹفک تجزیہ کے تصورات اور طریقوں کو شعوری طور پر استعمال کرتے ہیں۔

2.7 روایتی تاریخ

بہت سے روایتی مورخین ان مطلوبہ حالات سے مطابقت پیدا نہیں کرتے جن کے تحت ایک تقابلی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ جس سے سماج اور ثقافت کو فروغ حاصل ہوا۔ اس کو بہت ہی موثر انداز میں لکھا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس ان کا طریقہ ماضی کے واقعات کو اخذ کرنا ہوتا ہے اور بیان پر زور دیا جاتا ہے۔ ان کے اس قسم کے کام کو جو فلسفیانہ موشگافیوں سے بھرا ہوتا ہے بجا طور پر ایک ادبی کاوش سے تعبیر کیاجاسکتا ہے۔ اس لیے ایسی کاوش آرٹ کے زمرہ میں شامل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ ان کے نقطہ نظر سے انسانی تجربہ منفرد ہوتا ہے۔ اس لیے اس کے متعلق عام قوانین تشکیل نہیں دیے جاسکتے۔ دوسرے لفظوں میں تصورات اور عمومیت کی روشنی میں سماجی تبدیلی کا مشاہدہ نہیں کرسکتے۔ جیساکہ سماجی سائنس داں کرتے ہیں۔ اسی لیے تاریخ ان کے لیے تاریخ وار بیان ہوتی ہے جو سیاسی کارناموں سے عبارت ہوتی ہے۔ ان کی تحریروں میں سیاسیات کی بالادستی ہوتی ہے۔ روایتی مورخین کے لیے تاریخ تشہیر کا ایک آلہ بن جاتی ہے اور سیاسی دباؤ کا شکار ہوجاتی ہے۔ ایسے مورخوں کا بنیادی مقصد عوام الناس کے لیے تاریخ کو دلچسپ بنانا ہوتا ہے۔ اسی لیے ان کے نزدیک ایک اخلاقی پیام کے ساتھ ایک معلوماتی داستان بیان کردینا زیادہ اہم بات ہوتی ہے۔ حالانکہ جدید سائنٹفک تکنیکوں کے استعمال سے تاریخ کا شمار سماجی علوم میں ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

1۔ سماجی علوم اور طبعی علوم میں کیا فرق ہے ؟

____

____

____

____

2۔ تاریخ اور دوسرے سماجی علوم کا آخری مقصد کیا ہے ؟

____

____

3-روایتی اور سائنٹفک تاریخ کے فرق کی وضاحت کیجیے۔

____

____

2.8 سماجی علوم میں مختلف طریقوں کا استعمال

مختلف سماجی علوم میں ان نظریات اور تکنیکوں کی خصوصیات میں اختلاف پایا جاتا ہے جنھیں وہ استعمال کرتے ہیں ۔ جیسا کہ اوپر مشاہدہ کیا گیا ہے ۔ ایک مسلمہ سماجی سائنس کی تعریف کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ اس کا اپنا ایک نظریہ اور ٹکنیک ہو اور وہ اسے فروغ دے۔ لیکن ایک خطرہ یہ ہوتا ہے کہ سماجی علوم کے طریقوں میں انحطاط آجائے گا اسی لیے کئی برسوں میں سماجی علوم میں کئی طریقے وضع کیے گیے ہیں کام کرنے کے طریقہ میں ایک مخصوص ادارہ (یا) نظریہ پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے اور اس کے افادی پہلو کے بجائے سماج میں اس کے کام کی نوعیت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے ۔ اعداد و شمار کے طریقہ میں حقائق پر زور دیا جاتا ہے لیکن یہ آبادی کے مطالعہ اور معاشی تاریخ کی تحقیق کی حد تک محدود رہتا ہے ۔ تقابلی طریقہ میں غیر متعلقہ مواد سے متعلقہ مواد کو علاحدہ کیا جاتا ہے اور ان عناصر کو حاصل کیا جاتا ہے جو ایک دوسرے سے عملی طور پر مربوط ہوتے ہیں ۔ جینیاتی طریقہ (Genetic Method) میں ان مظاہر کی وضاحت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو سماج کے مطالعہ اور سماجی تبدیلی کے لیے ضروری ہوتے ہیں ۔ میاکس ویبر نے Typological Method کے طریقہ کو استعمال کیا ۔ اس طریقہ کار میں چند اہم خصوصیات پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے ۔ اور انھیں دوسری خصوصیات سے مربوط کیا جاتا ہے ۔ سماجی علوم نے انفرادی طور پر بہت سے دوسرے طریقوں کو بھی تشکیل دیا ہے ۔ ہم اس کی تفصیلات میں جا نہیں سکے ۔ وہ تمام طریقے ہمیں ٹھیک طور پر سماجی امور کو سمجھنے کے قابل بناتے ہیں ۔ حالانکہ سماجی علوم میں حقائق پیچیدہ ہوتے ہیں ۔ ہم آگے اس بات کا جائزہ لیں گے کہ کس طرح ان طریقوں کو تاریخ کے مطالعہ سے مربوط کیا جاسکتا ہے ۔

2.9 تاریخ پر دوسرے سماجی علوم کا اثر

ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ کس طرح تاریخ مختلف سماجی علوم کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے ۔ اب ہم یہ دیکھنے کی کوشش کریں گے کہ کس طرح تاریخ دوسرے سماجی علوم کے اصولوں اور ٹکنیک سے مستفید ہوتی ہے ۔ مورخ کا مخصوص کام ماضی کا مطالعہ ہوتا ہے ۔ لیکن ماضی کو مجموعی طور پر سمجھنے کے لیے اسے دوسرے شعبوں بالخصوص انسانی علوم اور دوسرے سماجی علوم سے اصولوں کو اخذ کرنا پڑتا ہے اجتماعی طور پر ، سماجی سائنس کے شعبہ میں کیا جانے والا کام ماضی کے حالات کی چند خصوصیات کے سماجی تجزیہ پر منحصر ہوتا ہے ۔ مثال کے طور پر کارل مارکس کے پیش کردہ تاریخی جدلیت کے نظریہ کو مغربی ہندوستان میں انیسویں صدی میں فروغ پانے والے کپاس کے کارخانوں سے متعلقہ موضوع کو سمجھنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے ۔ ایسے مطالعہ سے نہ صرف ماضی کے واقعات کو اجاگر کیا جائے گا بلکہ اس کی پرانی تشریحات پر نظرثانی کی جائے گی اور یہ دیکھا جائے گا کہ مادی تبدیلیاں واقع ہونے کی وجہ سے ایسے کارخانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے ۔ اس کے علاوہ ایسا مطالعہ عام سماجی نظریہ کو بھی فروغ دے گا ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عملی تحقیق کی اساس پر جو مطالعہ کیا جائے گا اس سے اس بات کا پتہ چلے گا کہ معاشی تبدیلیاں بعض مخصوص حالات میں کس طرح سماجی طبقات کو متاثر کرتی ہیں ۔ ایسی صورتوں میں ایسا کوئی

بھی سخت اصول نہیں ہے جو مورخ اور سماجی سائنس داں کی کاوش میں امتیاز پیدا کرے۔ مثال کے طور پر اس مشن میں ماہر عمرانیات سماجی ساخت کے پہلوؤں میں دلچسپی رکھ سکتا ہے۔ اس کے لیے اسے خصوصی طور پر تاریخی بحث کو بروئے کار لانا پڑتا ہے۔ اس کے برعکس ماہر معاشیات تاریخی مضامین میں دلچسپی لے گا ٹیکنالوجی وغیرہ سے متعلق اعداد و شمار کو جمع کرے گا۔

2.10 سماجی تاریخ پر عمرانیات، علم الانسان اور نفسیات کا اثر

جیسا کہ ابتدا میں بیان کیا جا چکا ہے کہ جب مغربی ممالک میں دانشوروں کے لیے ماضی اور حال کے سماج کے سائنٹیفک مطالعہ نے مرکزی اہمیت اختیار کر لی تو علم کے مختلف شعبوں میں تعلق پیدا ہوا۔ یہ سلسلہ پچھلی صدی کے دوران عمرانیات اور علم الانسان (انسانیت) کے لیے مضامین کی نشو ونما کے ساتھ جاری رہا۔ ماہر عمرانیات اور علم الانسان نے ریاست سے زیادہ سماج پر زور دیا اس کی وجہ سے سیاسی تاریخ کی اہمیت گھٹ گئی جو سماجی تاریخ کو سمجھنے کے لیے ایک آلہ کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔ درحقیقت اس کے فوراً بعد ساخت کی تاریخ اور سماجی تاریخ میں بہت بڑا فرق ہو گیا۔ ساخت کی تاریخ کو سماجی علوم کا ایک حصہ سمجھا گیا اور سماجی تاریخ کو کسی علاقہ یا عہد کی عام تاریخ کا ایک چھوٹا حصہ قرار دیا گیا۔ بیسویں صدی کے ابتدائی نصف حصہ میں مورخین عمرانیات کے تصورات کو استعمال کرنے کے لیے رضامند نہیں تھے کیوں کہ انہیں حدشہ تھا کہ خود ان کا اپنا شعبہ صرف حقائق جمع کرنے کی حد تک محدود ہو جائے گا اور یہ کام دوسرے درجہ کا ہوگا۔ اسی طرح اس دور میں ماہر علم الانسان بھی راست تاریخی طریقوں کو استعمال کرنے کے لیے ہچکچانے لگے۔ درحقیقت ریڈکلیف براون (Redeliffe Brown) نے جو ایک ممتاز ماہر علم الانسان تھا بحث کی کہ سماجی انسانیت اور تاریخ کی خصوصیات متضاد ہوتی ہیں تاہم ہم دیکھ چکے ہیں کہ کئی برسوں میں تاریخ، عمرانیات اور انسانیت (علم الانسان) کے مضامین کے درمیان تعلق، ٹکنک اور خیالات کے باہمی تبادلے میں نمایاں ترقی ہوتی ہے۔

تاریخ کے شعبوں جیسے سماجی تاریخ نے عمرانیات انسانیت اور نفسیات سے بہت کچھ اخذ کیا ہے۔ عمرانیات اور نفسیات کے نظریہ اور ٹکنیک کو ادب اور فنون لطیفہ کی تاریخ سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سماجی و سیاسی فکر اور سائنس کی تاریخ سے مطابقت پیدا کی جا سکتی ہے۔ تحقیق کے ان موضوعات کو تجزیہ کی ٹکنیک سے روشن کیا جا سکتا ہے تاکہ ماضی کے لوگوں کے عقیدوں، رویوں، خیالات اور نظریات کو سمجھا جا سکے۔ مذہب اور تعلیم کی تاریخ بھی مذہبی اور تعلیمی نفسیات اور عمرانیات کی ٹکنیک کو استعمال کر سکتی ہے۔ سیاسی عمرانیات میں نظریات اور ٹکنیکوں کو سیاسی اور مواصلاتی نظام کی تاریخ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے تاکہ بہتر انداز میں سیاسی رویہ کا مطالعہ کیا جا سکے۔ علمی تاریخ کا شعبہ عمرانیات اور انسانیات کے فراہم کردہ نظریاتی چوکھٹ کا مرہون منت ہے۔

علم الانسان کا بنیادی مقصد عمومی طور پر انسان کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہے اور مخصوص سماجوں کی تاریخ کو دوبارہ مرتب کرنا ہے۔ ماہر علم الانسان نے سماجی اور کلچرل کے تقابلی علم کی تدوین کے لیے تاریخی مواد پر بطور خاص توجہ دی۔ آج مورخین سماج کے عمل، ساخت اور ثقافت سے متعلقہ علم انسانیات کے مطالعہ سے بڑی حد تک مستفید ہو رہے ہیں۔ ثقافتی انسانیات کا شعبہ تاریخ سے بہت قریب ہے کیوں کہ تاریخ ثقافت کے تصور کی نشان دہی کرتی ہے۔ یہاں ایک خاص وقت میں مخصوص لوگوں کے رویہ اور اقدار کو اجاگر کرنے کے سلسلہ میں دونوں شعبوں کا رویہ مشترک ہے۔

2.11 معاشی تاریخ پر مختلف اثرات

حالیہ عرصہ میں معاشی تاریخ کو فروغ ہوا جو تاریخ کا ایک ذیلی میدان ہے۔ اس میں معاشیات کے طریقوں اور تصورات کو بڑے پیمانہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ سیاسی تاریخ پر بہت زیادہ زور دیا جاتا تھا اس کے نتیجے میں معاشی تاریخ اپنے حدود پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئی ان کے لیے معاشی اداروں کی جانب زیادہ توجہ دی گئی اور عام ثقافت کو سمجھنے کے لیے معاشی قوتوں کے رول پر زیادہ زور دیا جانے لگا۔ روایتی مورخ نے خود کو بنیادی طور پر سیاسیات اور ڈپلومیسی کی حد تک محدود کر دیا۔ معاشی تاریخ روایتی تاریخی انداز سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اس میں قابلیت کے سوال کو اٹھایا جاتا ہے اور معاشی تجزیہ کیا جاتا ہے۔ معاشی ترقی کے نظریہ میں حالیہ تحقیقات کے نتیجہ میں بہت اضافہ ہوا اور اس سے اس شعبے کو بہت مدد حاصل ہوئی۔ تاہم ان طریقوں سے اعداد و شمار کی عدم موجودگی کی وجہ سے بہت سے ماضی کے علاقوں کا مطالعہ نہیں کیا جاسکتا۔ معاشی تاریخ کے تحت ٹکنالوجی کی تاریخ مطالعہ کا بہت اہم حصہ بن چکی ہے۔ اگرچہ یہ مطالعہ صرف سائنس کی تاریخ کے دائرہ میں کیا جاسکتا ہے۔ اس موضوع پر محقق سماجی علوم کے بہت سے شعبوں میں راست استعمال کے لیے کئی قسم کے اعداد و شمار فراہم کرتا ہے۔ یہ طریقہ تمام ممکنہ علوم کے ملنے کا ایک بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔

یہ ایک ایسا چوکھٹا فراہم کرتا ہے جس کے اندر رہ کر ہر شعبہ، علم اپنے موضوع کے بارے میں مزید تحقیقی کام انجام دے سکتا ہے۔ عمرانیات اور معاشیات کے نظریہ اور تکنیک کو تاریخ سے ہٹ کر آزادانہ طور پر ترقی ہوئی۔ تاہم بیسویں صدی کے وسط میں سماجی تاریخ کو معاشی تاریخ سے ملاکر دیکھا جانے لگا۔ ابتداء میں تو ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا گیا لیکن بعد میں بین شعبہ جات کے دائرہ میں کی جانے والی کوششوں کی وجہ سے دونوں میں ہم آہنگی پیدا ہوئی۔ اس رجحان کی غمازی میر بلاکس (Mare Blochs) کی کتاب جاگیرداری سماج سے ہوتی ہے۔ اس کے مطالعہ کا مقصد اور اس کے مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے دوسرے مفکرین کا مقصد ماضی کا عمومی مطالعہ کرنا تھا۔ اس نے اپنی کتاب میں عمرانیات، معاشیات، نفسیات اور جغرافیہ سے حاصل کردہ مواد اور اعداد و شمار کو مربوط کرنے کی کوشش کی۔

2.12 میاکس ویبر اور کارل مارکس کا اثر

سماجی علوم کی نشوونما پر دو عظیم مفکرین میاکس ویبر (Max Weber) اور کارل مارکس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ ویبر نے "قدر سے آزاد" سماجی سائنس کی تخلیق پر زور دیا۔ اس نے ان مورخین کو للکارا جو تاریخی واقعات کے منفرد اور بے مثال ہونے پر یقین رکھتے تھے۔ اس کے خیال کے مطابق تاریخی واقعات یا ثقافتی مطالعے خصوصی ہوتے ہیں۔ ان کا محقق کے احساس پر انحصار ہوتا ہے۔ جنھیں وہ خاص اور اہم خیال کرتا ہے۔ لیکن جب اہمیت کے سوال کو قبول کرلیا جاتا ہے تو تصورات کو تشکیل دیا جاتا ہے اور متعلقہ ثبوت کو باقاعدگی کے ساتھ مربوط کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ جن کا حقیقتاً اس زمانے میں کوئی وجود نہیں تھا۔ ویبر (Weber) نے تقابلی تاریخی ثبوت کی اساس پر "مثالی نمونے" کو پیش کرنے پر زور دیا۔ کارل مارکس نے تاریخی جدلیات کے نظریہ کو تشکیل دیتے ہوئے دو اہم خصوصیات کی جانب نشاندہی کی۔

1) اس نے تاریخ کو ایک جدلیاتی ترقی کی حیثیت سے اخلاقی طور پر پسندیدہ منزل کی جانب رواں دیکھا یعنی حقیقی طور پر ایک آزاد سماج کا قیام وجود میں آئے گا

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34.
IMC LIBRARY

(2 کارل مارکس نے استدلال کیا کہ مروجہ سماج کے معاشی حالات تھے جو اس جدلیاتی نشو ونما کی وضاحت میں معاون ہوئے۔اس طرح بنیادی سماجی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ جب پیداواری ذرائع کا پیداواری رشتوں سے تفاعل ہوا اور وہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوئے تو طبقاتی تصادم کے لیے راہ ہموار ہوئی اور بالآخر انقلاب رونما ہوا۔کارل مارکس نے نہ صرف تاریخ بلکہ پورے سماج کو سمجھنے کے لیے مادی قوتوں پر زور دیا۔حالیہ عرصہ میں سماجی علوم کی تحقیق پر کارل مارکس کی فکر کا زبردست اثر مرتب ہوا ہے۔

3 بہت سے روایتی مورخوں نے تاریخ کو صرف ماضی کا بیان سمجھا۔ یہ سائنٹفک تاریخ نہیں ہے۔ اب جدید مورخین اس شعبہ علم کے سائنٹفک مطالعہ کے لیے جدید طریقوں سے ماضی کے واقعات کا تجزیہ اور تفہیم کرتے ہیں۔

4 میاکس ویبر نے ماضی کے واقعات کو باقاعدگی اور ارتباط کے ساتھ پیش کرنے کے لیے مورخین کی مدد کی۔ کارل مارکس نے تاریخی جدلیات کا نظریہ تشکیل دیا اور تاریخ کی معاشی تعبیر پر زور دیا۔

2.16 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ ذیل کے ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے

1۔ مختلف سماجی علوم کون سے ہیں۔ اور ان کے مطالعہ کے وسیع مقاصد کیا ہیں؟

2۔ سماجی علوم میں استعمال ہونے والے چند طریقوں کی نشان دہی کرتے ہوئے ہر ایک کے مقصد کی وضاحت کیجیے؟

3۔ کس طرح تاریخ دوسرے سماجی علوم کی تکنیکوں اور اصولوں سے بہرہ مند ہوتی ہے۔ وضاحت کیجیے۔

II۔ ذیل کے ہر سوال کا 15 سطروں میں جواب دیجیے

1۔ سائنس اور سماجی علوم میں کیا فرق ہوتا ہے۔ واضح کیجیے۔

2۔ سماجی علوم کے لیے اہمیت رکھنے والی تاریخ کی مختلف سرگرمیاں کون سی ہیں۔ بیان کیجیے۔

3۔ سائنٹفک تاریخ اور روایتی تاریخ میں کیا فرق ہوتا ہے۔ بیان کیجیے۔

4 سماجی علوم کی نشوونما پر میاکس ویبر اور کارل مارکس کے کیا اثرات مرتب ہوئے

2.17 سفارش کردہ کتابیں

1. Carr, E.H. — What is History ?
2. Walsh, W.H. — Philosophy of History
3. Collingwood, R.G. — Idea of History
4. Karl Popper — Poverty of Historicism
5. Gardiner, P (ed) — Theories of History
6. Encyclopaedia of Social Sciences
7. Encyclopaedia Britannica

مصنف: الوکا پراشیر سین

مترجم: ڈاکٹر مسعود جعفری

3 NO. 007